496

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
(القرآن)

هُمْ قَوْمٌ لَا جَلِيسُهُمْ
(الحدیث)

امدادُ العارفین

المعروف بہ

تذکرہ امدادیہ

مصنفہ

صاحبزادہ سید منیر حسین شاہ نقشبندی قادری عفی عنہ

الناشر
بزم ذکر حبیب جنڈالوالہ شریف

ملنے کا پتہ

دربارِ عالیہ نقشبندیہ قادریہ جنڈالوالہ شریف ضلع گجرات

Marfat.com

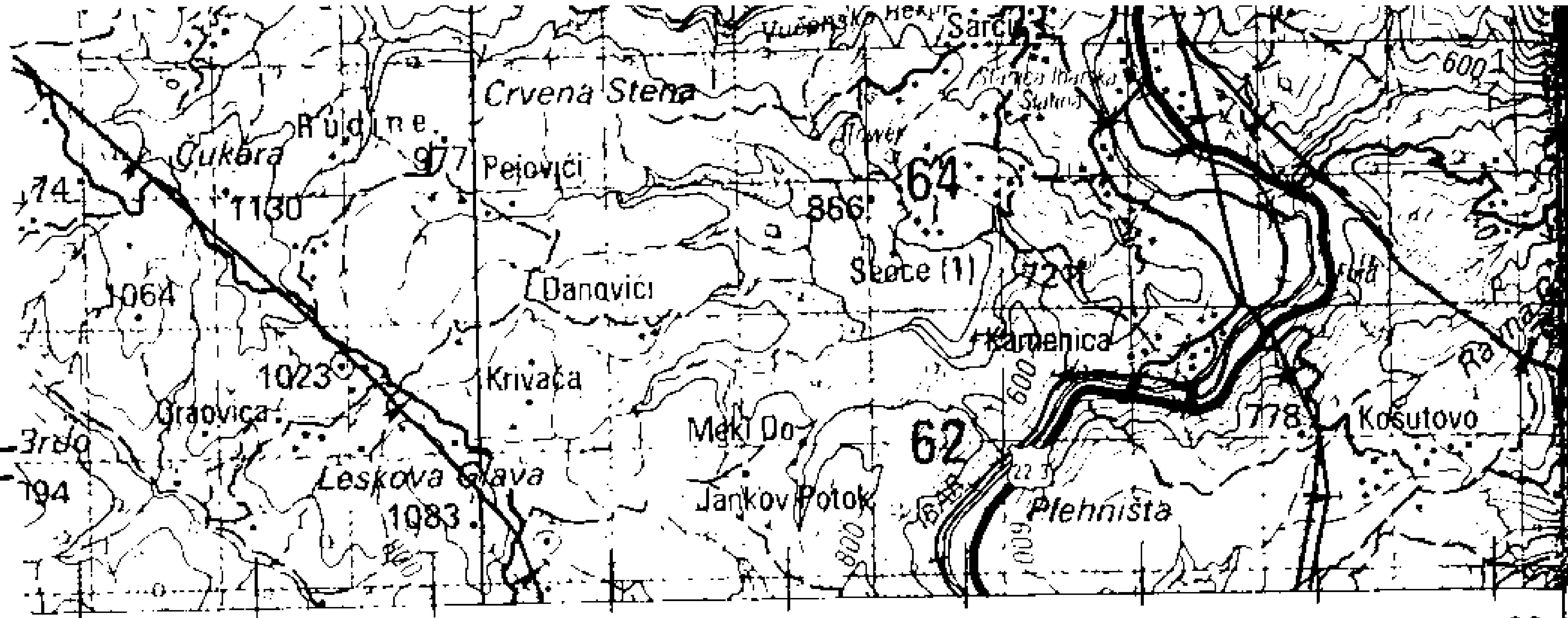

STANICA BANJSKA 2.5 km
SRBOVAC 6.0 km
GRABOVAC 10 km

6 7 8 9 10 Kilometers

4 5 6 7 Statute Miles

3 4 5 6 Nautical Miles

GN

TRUE NORTH

ERS

METERS

WORLD GEODETIC SYSTEM 1984
1,000 METER UTM ZONE 34
TRANSVERSE MERCATOR
MEAN SEA LEVEL
WORLD GEODETIC SYSTEM 1984
NIMA 5-99

GRID CONVERGENCE
0 12' (3.5 MILS)
FOR CENTER OF SHEET

ED 50

3 Lat

1995
G-M ANGLE
2½ (40 MILS)

METER REFERENCE

labeling the VERTICAL grid line
estimate tenths (100 meters) from
12 3

ers labeling the HORIZONTAL grid line
estimate tenths (100 meters) from
45 6

Example 123456

CROSS A 100 000 METER LINE
METER SQUARE IDENTIFICATION IN
IES

Example DN123456

UTSIDE THE GRID ZONE DESIGNATION
GRID ZONE DESIGNATION

mple 34TDN123456

GRID NORTH

MAGNETIC NORTH

TO CONVERT A
MAGNETIC AZIMUTH
TO A GRID AZIMUTH
ADD G-M ANGLE

TO CONVERT A
GRID AZIMUTH TO A
MAGNETIC AZIMUTH
SUBTRACT G-M ANGLE

THIS MAP IS RED-LIGHT READABLE
AND BLUE / GREEN-LIGHT READABLE

NIMA CUSTOMER HELP DESK 1-800-455-0899;
NATIONAL IMAGERY AND MAPPING AGENCY,
BETHESDA, MD 20816-5003.

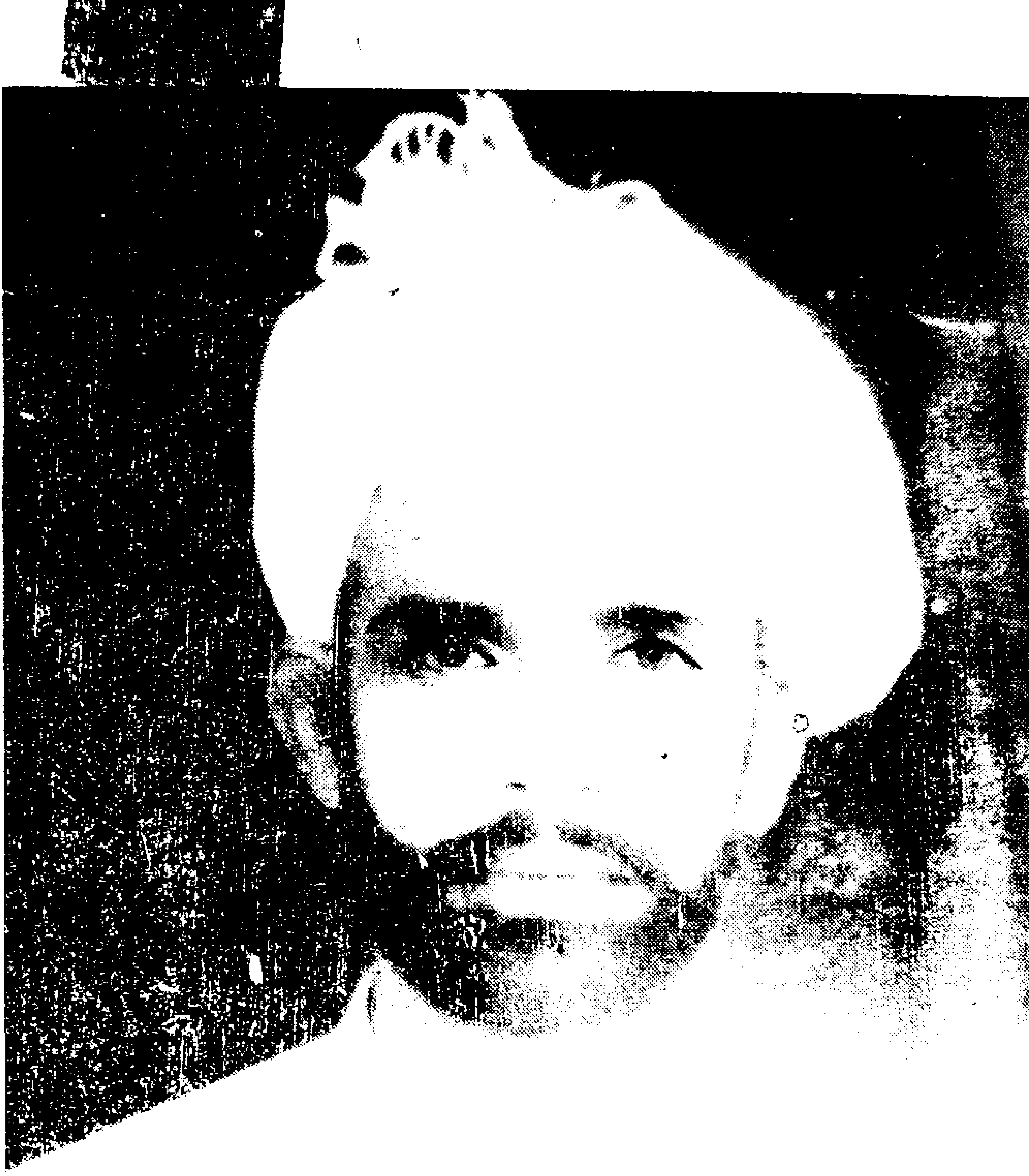

زبدۃ العارفین۔ برہان الواصلین
حضرت سید امداد حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

تقریظ

فقیہ العصر وحبیب الدہر حضرت علامہ
قبلہ حافظ محمد یونس صاحب چشتی نشارت ضلع جہلم

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝
خبردار! بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ خوف ہے اور نہ ہی وہ غمناک ہیں

کریم النفس شریف النسب حضرت آپ عالی جناب قبلہ سید منیر حسین شاہ صاحب نے اپنے پاکیزہ خاندان کے چند اکابر اولیاء کرام کے حالات زندگی اور ان کی کرامات کا تذکرہ امداد العارفین میں کچھ ایسے دلکش انداز اور پر کیف طریقہ سے لیا جس کی توصیف احاطہ بیان میں نہیں آ سکتی۔ یہ حقیقت ہے کہ ولایت تا قیامت جاری و باقی ہے۔ (ہاں نبوت ختم ہو گئی) اور اولیاء کرام تا قیامت لوگوں کو رشد و ہدایت سے متمتع اور فیض پہنچاتے رہیں گے۔

ولایت حقیقت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی و اطاعت کا دوسرا نام ہے حضرت سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

پندار سعدی کہ راہِ صفا
تواں رفت جز در پئے مصطفیٰ

ترجمہ: اے سعدی یہ خیال نہ کر کہ راہِ صفا اور فقر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے بغیر طے ہو سکتا ہے اور حضرت اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے تو یہاں تک کہہ دیا

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نرسیدی تمام بولہبی است

Marfat.com

پس بندہ جب عشقِ خدا اور محبتِ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں مستغرق اور
ہو جاتا ہے تو اس کو کرامات سے نوازا جاتا ہے اور تمام اہل سنت اس
کو حق سمجھتے ہیں کرامات الاولیاء حق (شرح عقاید نسفی) پس اس کے ہاتھ
پر ایسے امور کا ظہور ہوتا ہے کہ عقل اس کے ادراک سے قاصر ہوتی ہے۔ اور
فہم و ادراک کا پرندہ اس کی حقیقت اور کنہ تک پرواز نہیں کر سکتا۔
معتزلہ نے کرامت اور معجزہ کو عقل کی کسوٹی پہ پرکھنے کی کوشش کی اور
جب عقل دنگ رہ گئی تو قوم معتزلہ نے کرامت اور معجزہ کا انکار کر دیا۔ لامحالہ
یہ لوگ اہل سنت سے خارج ہو گئے۔ اور راہِ ہدایت سے بھٹک گئے۔

پس

کتاب امداد العارفین عامۃ المسلمین کے لئے اور خصوصاً مریدین
متوسلین با صفا کے لئے ایک گوہر نایاب ہے۔ اس
کے مطالعہ سے دل و جان میں ایسا نورِ عرفان پیدا ہوگا۔ جو
تا قیامت نہ مٹ سکے گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اولیاء کرام کی محبت عطا فرمائے۔ آمین

حررہٗ

الحافظ مولوی محمد یونس چشتی

بشارت ضلع جہلم

Marfat.com

○

علامۃ العصر، فہامۃ الدھر حضرت علامہ سید عبد القادر جیلانی
ایم۔ اے، ایل ایل بی۔ پی۔ ایچ۔ ڈی
فاضل مدینہ یونیورسٹی
خطیب ٹینچ بھاٹہ راولپنڈی

○

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

شاہراہِ عشق و محبتِ الٰہی کے مسافر دوامِ حیات پا لیتے ہیں اور آسمانوں کی بجلیاں اور دریاؤں کے طوفان بھی ان کی معراجِ حیات میں سرِ مو زوال نہیں لا سکتے۔ بلکہ جن گذرگاہوں سے گزر جائیں۔ ان کے ذرات بھی حیات آفریں اور یادِ خدا کا سرمایہ بن جاتے ہیں ؎

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ الآیہ

قرآن حکیم نے اولیاء اللہ کو ہر طرح کے خوف و ہراس سے مبرا قرار دیا ہے
اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۔ الآیہ
ابتدائے کلام میں حرفِ تنبیہ "الا" اور اس کے بعد حرفِ تاکید "اِنَّ" لگا کر بتانا چاہا کہ اولاً اولیاء اللہ کے بارے میں کسی کی ذرہ بھر غفلت خدائے تعالجلال کو گوارا نہیں ہے۔ اور ثانیاً ان کا بے خوف ہونا ایک تحقیقی بات ہے۔

Marfat.com

یہی وجہ ہے کہ اولیاء اللہ نے بعض وقت بادشاہوں کو تحریری تہدید فرمائی۔ اور شوکت ولایت سے کھٹکایا۔ جیسا کہ ایک درویش سے زیادتی کرنے پر پیر بو علی قلندرؒ نے شیخ مبارک کو تہدیدی مکتوب لکھا تھا۔

"یا نہ بگیر دیں عامل بد گوہرے
ورنہ بخشم ملک تو با دیگرے"

ترجمعہ: اس بد گوہر عامل کو پکڑو۔ ورنہ تیرا ملک کسی دوسرے کے حوالے کر دوں گا۔

سو اولیائے کرام وقت اور ملک کی بالا دست طاقتوں سے کبھی ہراساں نہیں ہوا کرتے۔ بلکہ اقتدار اور وقار ان کے دم قدم سے وابستہ رہتے ہیں۔

ان آیۃ ملکہ ان یاتیکم التابوت فیہ سکینۃ من ربکم و بقیۃ مما ترک آل موسیٰ و آل ھرون تحملہ الملئکۃ ان فی ذلک لایۃ لکم ان کنتم مومنین۔ الآیۃ

جناب حزقیلؑ نے قوم کو بتایا کہ فی الواقع جناب طالوت تمہارا چارہ بادشاہ ہوتے رہو اس کے بعد تمہاری کامیابی کی بین دلیل یہ بات ہے کہ تمہارے پاس صندوق آئے گا جس میں تمہارے رب کی طرف سے تسکین ہوگی اور قوم موسیٰ اور قوم ہارونؑ کی یادگاریں ہوں گی جس کو فرشتوں نے اٹھایا ہوگا۔ بیشک اس میں تمہارے لئے نشانی ہے۔ اگر تم ایمان رکھتے ہو۔ تو۔ اس صندوق میں قوم موسیٰؑ و قوم ہارونؑ کی یادگاریں تھیں جو کہ موسیٰ علیہ السلام و ہارون علیہ السلام کی پگڑی لاٹھی اور جوتے وغیرہ تھے۔ اور یہ چیزیں قوم کو دوبارہ عطا کی گئیں تاکہ اس کا کھویا ہوا عروج اسے واپس مل جائے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ جب تک اللہ کریم کسی قوم کو باعزت طور پر زندہ رکھنا چاہتے ہیں اس وقت تک اپنے پیارے بندوں کے جوتوں

Marfat.com

سے وابستگی عطا کیے رہتے ہیں اور اس وقت تک محرومی کا ازالہ نہیں بدلتی
محبت تک کفش برداری کا وہ پیارا تعلق دوبارہ حاصل نہ ہو جائے۔

اللہ کریم اپنے پیارے بندوں سے وابستگی اور محبت نصیب فرمائے۔
کیونکہ ان کی محبت و سنگت سعادت مندی کی ضمانت ہے لَا یَشْقٰی جَلِیْسُہُمْ
(الحدیث) ان کے پاس بیٹھنے والا کبھی بدبخت نہیں ہو سکتا۔

وَاللہ المستعان الیہ و علیہ التکلان

الفقیر الی اللہ و رسولہ

السید عبد القادر الجیلانی

ڈھیر بھاٹا

راولپنڈی الپاکستان

Marfat.com

منقبت

قدوۃ السالکین حضرت پیر سید امداد حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

از: صاحبزادہ سید خضر حسین صاحب خضر چشتی سیالوی

سید پیر امداد حسین ویکھو سجرے پھل کھلار کے چلے گئے نے
گلستان سادات نوں دے پانی بوٹا بوٹا نکھار کے چلے گئے نے

تاراں چھیڑ کے کیف و سرور دیاں میرا ذوق ابھار کے چلے گئے نے
دے کے داغ وچھوڑیاں لمبیاں دے سانوں جندیاں مار کے چلے گئے نے

کون سُنّے ہن ہاڑیاں میریاں نوں کوئی دسّے میں کراں فریاد کِتھے
کون کرے امداد نے دس لوکے چلے گئے نے پیر امداد کِتھے

مظہر اپنے مظہر حسین تائیں تخت ارشاداں دے کے چلے گئے نے
میکدے عرفان دیاں آپ تخیں پاسیانیاں دے کے چلے گئے نے

اک پاسے تے اپنے طالباں نوں ہدایتیاں دے کے چلے گئے نے
دوجے پاسے محباں تے کرم کر کے تبرک[3] نشانیاں دیکے چلے گئے نے

کہنا جدوں وارثی نے کوچ انجھوں مانگت ہین درد دے زار زار روندے
جنڈ انوالے دے سید دے ہجر اندر گلیاں روندیاں در و دیوار روندے

چلے گئے روانی وچہ لکھ دنا' درشہ ولی دی موت حیات اِک اے
ولی اللہ دے جا کے وی نہیں جاندے' جانا آونا انہاں لئی بات اِک اے

اک پلک اندر سفر طے کردے' ولیاں لئی ارض و سموات اِک اے
اک تئیں موت وی دل نوں مار سکدی ایہدے وچ وی رازدی بات اک اے

دساں کھول کے رازدی بات کی اے لی مرن توں پہلاں جو مر جاندا
اوندی جیہڑی وی منزل ہے مرن مچھوں ایہہ سب طے حیاتی وچہ کر جاندا

اج وی طالبا دی کرنا امداد پوری، اج دی دیندے نے فیض امداد سید
آؤ منگو تے فیض تخیں بھرو جھولی اج دی سُندے پیا فریاد سید

روضے وچ نے روضے دے باہر ویکھو کری بیٹھا اے محفل آباد سید
منگن والیو سنگتو خوب منگو موہوں منگی اے دیندا مراد سید

خضر بحر جو فیض دا دگے ایتھے حشر تیک دی کدی نہیں مُک سکدا
بانی کھوہاں جیس سُکے نے بیا سکتے ایپر ولی دا فیض نہیں مُک سکدا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد و علیٰ آل سیدنا محمد

و اصحاب سیدنا محمد و بارک وسلم

یا شیخ سید عبد القادر جیلانی شیئاً للّٰہ

حضرت سید امداد حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا آستانہ عالیہ موضع جنڈانوالہ شریف تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں ہے۔ جی۔ٹی روڈ گاؤں کے عین وسط سے گزرتی ہے۔ سڑک کے بالکل ساتھ جنوب مغرب کی سمت آپ کی ہمشیرہ صاحبہ کا روضہ اقدس ہے۔ گاؤں کے درمیان میں آپ کا مزار اقدس ہے جس میں آپ کے والد ماجد اور دوسرے بزرگان کے مزارات ہیں۔ سڑک کی دوسری جانب بہت بڑے گنبد والا ایک مزار ہے۔ اس میں آپ کے نانا حضرت سید حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر بزرگان کے مزارات ہیں۔ آپ کے جدامجد موضع رندھیر (واقع تحصیل کھاریاں) سے تشریف لاکر یہاں رہائش پذیر ہوئے تھے۔

آپ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ کے خاندان کے تمام بزرگان سلسلہ نقشبندیہ سے منسلک رہے ہیں۔ حضرت سید امداد حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ کے بزرگان نے مخلوق خدا کو اپنے خالق اور آقائے دوجہان نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت کا سبق دیا اور غمزدوں کی دستگیری فرمائی۔ آپ کے چند ایک بزرگان کے مختصر حالات تحریر کیے جاتے ہیں۔

Marfat.com

حضرت سیّد چراغ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مُبارک قصبہ جنڈانوالہ شریف میں سب سے اوّل حضرت سید امداد حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پڑدادا جان حضرت سید چراغ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ موضع رندھیر سے نقل مکانی کر کے تشریف لائے۔ مگر شاہ صاحب موصوف کے والد گرامی جناب سید چنن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تا حیات قصبہ رندھیر میں ہی رہے۔ جناب سید چنن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ کے جسد خاکی کو سیّد چراغ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ قصبہ رندھیر سے نقل کر کے جنڈانوالہ شریف لائے۔ اور اس مبارک قصبہ میں آپ کو دفن کیا۔

آپ کے دو اور بھائی موضع رندھیر میں رہتے تھے۔ جن میں حضرت سید کرم شاہ صاحب کا نام نامی کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔ ان دو بھائیوں کی بے شمار کرامات ہر کس و ناکس کی زبان پر ہیں۔ جن میں سے چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے:

۱۔ موضع پھیرہ کے ایک شخص کی زمین ہر سال برساتی پانی بہا کر لے جاتا تھا۔ اس کا بہت نقصان ہوتا تھا۔ پانی کو روکنے کے لئے وہ ہر سال بند باندھتا تھا لیکن وہ بند ٹوٹ جاتا تھا اور اس کی فصل تباہ ہو جاتی۔ وہ دربار عالیہ پر حاضر ہوا۔ سیّد چراغ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور سید کرم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ دونوں حضرات تشریف فرما تھے اس نے اپنی عرض کی۔ تو سید کرم شاہ صاحب نے دوسرے روز وہاں آنے

Marfat.com

کا وعدہ فرمایا۔ آپ حسب وعدہ وہاں تشریف لے گئے۔ آپ گھوڑے پر سوار تھے اور آپ نے بند پر سے گھوڑا گزارا۔ آپ نے اس زمیندار سے کہا۔ اب انشاء اللہ قیامت تک یہ بند نہیں ٹوٹے گا۔ ہم نے خضر سے کہہ دیا ہے۔ اس کے بعد سے اب تک وہ بند نہیں ٹوٹا۔

۲۔ موضع جھنڈا نوالہ شریف کے نمبردار سے ایک دفعہ مالیہ ادا نہ ہو سکا۔ سکھوں کی حکومت تھی۔ موضع گلیانہ کے نزدیک ایک قلعہ ہوتا تھا۔ جس میں قیدیوں کو رکھتے تھے۔ اس کے باہر چاروں طرف تھوہر لگائی گئی تھی۔ تا کہ کوئی آدمی دیوار سے چھلانگ لگا کر باہر کودنے کی کوشش نہ کرے۔ نمبردار کو ایک کوٹھڑی میں بند کر دیا گیا۔ رات کو اس نے تنہائی اور بے کسی کے عالم میں اپنے پیر ومرشد کی بارگاہ میں دعا کے لئے عرض کی۔ کچھ وقت گزرنے کے بعد اُسے اونگھ آئی۔ اُسے کسی نے کہا کہ دروازے کا تالا کھلا ہے۔ اس نے اُٹھ کر دیکھا تو کوٹھڑی کے دروازے کا تالا کھلا تھا۔ وہ باہر نکلا اس نے بیرونی دیوار سے چھلانگ لگا دی۔ وہ تھوہر کے لمبے لمبے کانٹوں پر گرا۔ لیکن اُسے کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہوئی۔ اس کے پاؤں میں زنجیریں پڑی ہوئی تھیں۔ وہ اس نے نصف راستہ طے کر کے موضع چوہدو کے ایک مستری کو جگا کر اتروائیں۔ اور سحری کے قریب اپنے پیرومرشد کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔

۳۔ اس کے فرار کے بعد سرکاری آدمی آئے اور گاؤں کے سارے مویشی ہانک کر اس قلعہ میں لے گئے۔ گاؤں کے تمام لوگوں نے

Marfat.com

حضرت سید چراغ شاہ صاحبؒ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دعا کے لئے عرض کی۔ آپ نے فرمایا کہ گاؤں کے باہر فلاں جگہ پیاسے مویشیوں کے لئے چارہ ڈال دو۔ آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی۔ دوسری طرف سرکاری افسراں نے قلعہ کے ملازمین کو کہا کہ وہ یہ مویشی ہانک کر موضع دھوریہ لے جائیں۔ چند ملازم یہ مویشی ہانک کر لے جا رہے تھے کہ راستے میں مویشی اُن سے بھاگ کر ایسے فرار ہوئے کہ گاؤں سے باہر اُس جگہ آکر رُکے جہاں چارہ اکٹھا کیا ہوا تھا۔

۴۔ سید چمن شاہ صاحب گھوڑے پر سوار ہو کر موضع پنجیڑی کی جانب تشریف لے جا رہے تھے۔ جب وہ موضع ڈوگہ کے قریب پہنچے تو گاؤں سے باہر ایک لڑکا اپنے فصل کی حفاظت کے لئے بیٹھا تھا۔ اور کچھ گا رہا تھا۔ آپ کو اس کی آواز بہت پیاری لگی۔ لیکن آپ کے قریب پہنچتے پر وہ خاموش ہو گیا۔ آپ نے اُسے کچھ سُنانے کے لئے کہا۔ لیکن اس نے کچھ نہ سُنایا۔ آپ نے فرمایا۔

"اچھا چُپ تے چُپ ہی سہی"

آپ کے تشریف لے جانے کے بعد جب اس نے کچھ پڑھنے کا ارادہ کیا تو اس کی زبان گنگ تھی۔ وہ روتا ہوا آہیں بھرتا اپنے والدین کے پاس گیا۔ اور اشاروں سے انہیں سارا واقعہ بتایا۔ انہیں دوسرے لوگوں سے معلوم ہوا۔ کہ حضرت چمن شاہ ادھر سے گزرے ہیں۔ وہ سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا۔ جو کچھ میں نے کرنا تھا کر دیا۔ اب اس کا علاج کرنا ہے تو میرے فرزند سید چراغ شاہ

Marfat.com

صاحب سے دعا کرائے۔ وہ اس وقت ایک چلہ کشی میں مصروف ہیں۔ جب وہ باہر تشریف لائیں تو سب سے پہلے اس لڑکے کو اُن کے سامنے کیا جائے۔ چنانچہ جس روز انہیں چلہ کشی سے باہر آنا تھا ان کے سامنے سب سے پہلے وہ لڑکا پیش کرکے عرض کی گئی کہ عالی جاہ اس کی زبان بند ہے۔ آپ نے اپنا لعاب دہن اس کے منہ میں ڈالا جس سے فوراً اس کی زبان کھل گئی۔

۵۔ اسی موقع پر موضع لڈوگہ کا ہی ایک اور آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کو شادی کئے کئی برس گزر چکے تھے۔ لیکن وہ اولاد کی نعمت سے محروم تھا۔ آپ نے اُس کے لئے دُعا فرمائی۔ اور ایک چھوہارہ دم کرکے دیا۔ اور فرمایا کہ تمہارے بچے کے سر پر چھوہارے کے برابر سیاہ رنگ کا نشان ہوگا۔ چنانچہ آپ کی دعا سے اس کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا۔ اور واقعی اس کے سر پہ چھوہارے کے برابر گوشت اُبھرا ہوا تھا۔ بعد میں وہ لڑکا جوان ہوا۔ اور پھر ضعیف ہوکر فوت ہوا۔ وہ دربار شریف میں حاضر ہوتا تھا جنڈانوالہ شریف کے کئی عمر رسیدہ لوگوں نے اُسے دیکھا ہوا ہے۔

حضرت سید حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت سید چراغ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے اور حضرت سید میراں غوث محمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند تھے آپ نے ابتدائی تعلیم اور ذکر واذکار کی تعلیم اپنی دادی صاحبہ جو اپنے وقت کی

Marfat.com

پائی یہ عالمہ۔ فاضلہ اور عارفہ خاتون تھیں سے حاصل کی۔

آپ بچپن ہی میں یادِ خدا میں محو رہتے۔ ابھی آپ چارپائی کے ساتھ ہاتھ رکھ کر چلنے کے قابل ہوئے۔ تو آپ کی دادی صاحبہ آپ سے اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب پاک کے تعریفی کلمات ہی ادا کراتیں۔ اسم ذات کی تعلیم بھی بچپن سے ہی آپ کو دی گئی۔ آپ بچپن میں ہی کسی سے مصافحہ کرتے تو دوسرے آدمی کا سارا وجود لرز جاتا۔ آپ نے تمام منازل اپنی دادی صاحبہ کے ارشادات کے مطابق طے فرمائیں۔ آخر ایک روز مائی صاحبہ کی اجازت سے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعلیم میں عارف کامل کے دستِ حق پرست پر بیعت کے لئے آپ جلالپور شریف میں حضرت سید حیدر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ آپ نے حضرت خواجہ محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں موہڑہ شریف جانے کے لئے فرمایا۔ چنانچہ حضرت وہاں باواجی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے جوشِ محبت میں شاہ صاحب کو سینے سے لگایا اور نہایت شفقت فرمائی۔

حضرت باواجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ قبلہ شاہ صاحب پر بہت مہربان تھے۔ ایک روز آپ نے کمالِ محبت میں فرمایا۔ شاہ جی! آپ جس طرف سے گزریں گے لوگ آپ کے پیچھے ذکر کرتے ہوئے چلیں گے۔ آپ نے ہاتھ باندھ کر عرض کی۔ سرکار اس سے تو میں بے ادب ہو جاؤں گا۔ حضرت باواجی کا دریائے رحمت ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ آپ کے آگے بھی ذکر کرنے والے ہوں گے۔

آپ کے پاس ہر وقت کلمہ طیبہ کا ذکر ہوتا رہتا تھا۔ آپ کے غلام

Marfat.com

راہ چلتے بھی ذکر جاری رکھتے۔ آپ کی زیارت کے لئے دور دراز سے لوگ آتے تو ذکر ہی کرتے آتے اور جاتے تو ذکر کرتے ہی جاتے۔ اس زمانے میں ہر ایک کی زبان پر یہ بات تھی کہ جنڈ انوالہ شریف کے درختوں کے پتے بھی ذکر کرتے رہتے ہیں۔

آپ مسجد ہی میں تشریف رکھتے تھے۔ آپ کو کبھی سوتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے حسنِ ظاہری بھی بدرجہ کمال عطا فرمایا تھا۔ آپ بہت حیادار تھے۔ آپ کی بے شمار کرامات ہیں۔ آپ بے حد سخی اور رحمدل تھے۔ غربا و مساکین کے ساتھ بہت شفقت فرماتے۔ آپ کی خدمت میں ہر وقت آنے والوں کا تانتا بندھا رہتا تھا۔ طالبانِ حق ہر وقت آپ کے گرد اس طرح جمع رہتے۔ جس طرح پروانے شمع کے گرد جمع رہتے ہیں۔ دور دراز مقامات سے بڑے بڑے بزرگ آپ کی زیارت کو آتے تھے۔ اُن میں سے بعض کا کہنا ہے کہ جنڈ انوالہ شریف سے ہم نے حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نور کی شعاعیں آسمان تک اُٹھتی دیکھی ہیں۔

آپ نے عین جوانی کے عالم میں وصال فرمایا۔ ابھی آپ کی شادی نہیں ہوئی تھی۔ آپ نے وصال سے کچھ عرصہ پہلے اپنے خاص خاص مریدین کو اپنے وصال کی تاریخ سے مطلع فرما دیا تھا۔ آخر ۲۸ رجون ۱۹۱۴ء کو آپ خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ آپ کے والد ماجد حضرت میراں غوث محمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کی والدہ ماجدہ کا وصال بعد میں ہوا۔ آپ کا سالانہ عرس ہر سال ماہِ مارچ کی ۱۴-۱۵ کو ہوتا ہے۔

Marfat.com

حضرت سید گل امام شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت سید حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے بھائی تھے آپ نے بھی حضرت خواجہ محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔ اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔ آپ حضرت سید امداد حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار تھے۔ آپ نے نہایت سادگی اور مسکینی سے زندگی بسر کی۔ اپنے خاندان کی اس امتیازی روایت کے مطابق آپ مسکینوں اور غمزدہ لوگوں سے بہت پیار فرماتے تھے۔ آپ کی زبان بہت سیف تھی۔ جو بات زبان سے نکل جاتی فوراً پوری ہو جاتی آپ کے پاس بیمار آتے تو شفایاب ہو کر جاتے۔ غمزدہ آتے تو شادمان ہو کر جاتے مفلس آتے تو غنی ہو کر جاتے۔ آپ بے حد سخی اور ہمدرد تھے۔ آپ کا وصال ۳ر شوال ۱۳۶۴ھ۔ ماہ اگست ۱۹۴۴ء کو ہوا۔

حضرت بی بی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت سید امداد حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔ آپ کا مزار انور جی۔ ٹی روڈ کے ساتھ ہے۔ آپ کو حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا میلا د پاک منانے درود پاک پڑھنے اور درود پاک پڑھانے۔ اور گیارھویں شریف کرنے کا بہت شوق تھا۔ اللہ تعالیٰ کے خوف اور حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میں آپ کی آنکھیں نم رہتی تھیں۔ آپ ہر دکھی انسان کی تکلیف سن کر اس کی خلش دل میں محسوس کرتی تھے اور لوگوں کے غم کو اپنے دل میں جگہ دیتی تھے انسانی

Marfat.com

ہمدردی اور خدا ترسی کا جذبہ ان میں حد سے زیادہ تھا۔ آپ کا وصال ۲۷ رجب ۱۳۹۳ھ ۲۷ اگست ۱۹۷۳ء بروز سوموار کو ہوا۔ آپ کا عرس ہر سال معہ جشن معراج النبی ۲۶ رجب (ستائیسویں رات) کو ہوتا ہے۔

حضرت سید امداد حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی ولادت بروز سوموار ۱۸ ربیع الاول ۱۳۴۲ ہجری ۱۳؍ کاتک ۱۹۸۰ ۲۹ اکتوبر ۱۹۲۳ عیسوی میں حضرت سید گل امام شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے گھر جنڈانوالہ شریف میں ہوئی۔ سات برس کی عمر میں آپ کی والدہ ماجدہ کا وصال ہوگیا۔ آپ کے والد ماجد نے بڑی شفقت اور محبت سے ان کی پرورش کی۔ آپ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے ہیں۔ آپ کا سلسلہ طریقت نقشبندی قادری ہے۔ آپ نے اپنے والد ماجد کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اوائل عمر میں آپ کو پہلوانی اور گھڑ سواری کا بہت شوق تھا۔ آپ کے پاس ہمیشہ اعلیٰ نسل کی ایک گھوڑی ہوتی تھی۔ آپ نیزہ بازی کے میدان میں اچھے سوار اور ماہر نشانہ باز تھے۔ پہلوانی میں بھی آپ اپنے وقت کے بہترین پہلوان رہے ہیں۔ آپ کو قدرت نے بہت طاقت عطا فرمائی تھی۔ آپ نے بہت کشتیاں لڑی تھیں لیکن دو کشتیوں کا ذکر اس لئے کیا جاتا ہے کہ ان کے بعد آپ نے کشتی لڑنا چھوڑ دیا اور گوشہ نشینی اختیار کر لی۔

ایک دفعہ آپ ایک جگہ تشریف لے گئے۔ میدان میں کسی نے کشتی لڑنے کے لئے چیلنج کیا۔ لیکن کوئی پہلوان مقابلے کے لئے نہ آیا۔ آپ نے چیلنج قبول کر لیا۔ کچھ فاصلے پر آپ کو بابا دیوان شاہ صاحب رحمۃ اللہ نظر آئے۔ آپ ان کے پاس حاضر ہوئے۔ باباجی نے فرمایا۔ آج کشتی نہ لڑنا۔ ہار جاؤ گے۔

Marfat.com

آپ نے دل میں سوچا کہ آئے تھے دعا کرانے لیکن بابا جی نے کشتی لڑنے سے ہی منع کر دیا ہے۔ لیکن آپ نے کشتی لڑنے کا ارادہ ملتوی نہ کیا۔ جب آپ لنگوٹ باندھ کر میدان میں آئے۔ تو پھر بابا جی صاحبؒ نے کشتی سے منع فرمایا۔ آپ نے کشتی شروع کر دی اور چند سیکنڈ کے بعد مدِمقابل کو گرا لیا۔ بابا جی صاحب فرمانے لگے کہ کشتی گوجر کے ساتھ اور دعا غوث پاک سے۔

یعنی بابا جی صاحب نے فرمایا۔ کہ گوجر کے ساتھ کشتی فتح کرنے کے لئے غوث پاک سے عرض نہیں کرنی چاہیئے۔ اتنے معمولی کام کے لئے حضور شہنشاہ بغداد کی خدمت میں عرض نہیں کرنی چاہیئے تھی۔

دُوسرا واقعہ بھمبر (آزاد کشمیر) کا ہے۔ ریاست کا ایک پہلوان فیض نامی ہوتا تھا۔ (آج کل فوج میں بھی ایک نہایت اچھا پہلوان ہے جس کا نام فیض ہے۔ لیکن یہ وہ فیض پہلوان نہیں ہے) یہ بہت طاقتور اور شہ زور پہلوان تھا۔ دنگل کے منتظمین نے اس کے ساتھ شاہ صاحب کی کشتی رکھ دی۔ دنگل سے ایک روز پیشتر آپ بھمبر پہنچ گئے۔ دوسرے پہلوان بھی پہنچے ہوئے تھے۔ وہاں سب نے ہی شاہ صاحب سے کہا۔ کہ آپ نے اتنے بڑے پہلوان کے ساتھ کشتی لڑنے کا کیوں وعدہ کیا ہے۔ وہ بہت بڑا پہلوان ہے اور علاقہ کا کوئی پہلوان اس سے کشتی لڑنے کی جرأت نہیں کرتا۔ کچھ وقت بعد وہ پہلوان بھی آ گیا۔ اُسے معلوم ہوا کہ یہ شاہ صاحب ہیں جن کے ساتھ کل مجھے کشتی لڑنی ہے۔ تو اس نے کہا کہ شاہ صاحب آپ نے میرے ساتھ کشتی رکھ کر اچھا نہیں کیا۔ مجھے دو عادتیں ہیں ایک تو میں گرتا نہیں ہوں۔ دوسرے میں مدِمقابل کا کوئی نہ کوئی عضو ضرور ناکارہ کر دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا جس طرح اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا دیکھا جائے گا۔ ویسے تم جیسے پہلوان سے ہارنے میں

Marfat.com

بھی کچھ ہرج نہیں ہے۔

رات کو آپ کے دوست واحباب بھی آپ کے سامنے اس پہلوان کی بڑائی اور شہرت کے واقعات بیان کرتے رہے۔ آپ سحری کے قریب اُٹھے اور کسی کو بتائے بغیر شہر سے باہر دربار حضرت شہزبادشاہ رحمۃ اللہ علیہ پر پہنچے۔ آپ نے فاتحہ شریف پڑھنے اور مراقبہ کرنے کے بعد صاحب مزار سے عرض کی کہ سرکار پہلے میں کشتی ہار جاتا رہا ہوں۔ لیکن آپ کے شہر میں آپ کی موجودگی میں اگر شکست کھاؤں تو یہ آپ کے لئے مناسب نہیں۔ آپ کے کان میں آواز آئی۔ کہ آپ کو فتح ہے۔ دوسری مرتبہ پھر آپ نے یہی عرض کی تو آپ کو یہی آواز آئی۔ تیسری مرتبہ آپ نے عرض کی تو صاحب مزار نے آپ کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اور آپ سے فرمایا کہ آپ کوئی فکر نہ کریں۔ آپ کو فتح ہے۔ آپ نے اپنی پیٹھ پر صاحب مزار کا ہاتھ پھرتے ہوئے محسوس کیا۔ اور جس طرح ظاہر میں کوئی آدمی کان کے قریب منہ کر کے بات کرے تو کان تک بات کرنے کی ہوا بھی جاتی ہے اسی طرح آپ نے محسوس کیا۔

آپ شہر چلے گئے۔ وہاں آپ کا انتظار ہو رہا تھا۔ دنگل شروع ہو گیا۔ دنگل چونکہ سرکاری نگرانی میں ہو رہا تھا۔ اور سرکاری محکموں۔ پولیس اور فوج کے ذریعے ٹکٹ تقسیم کیے گئے تھے۔ اس لئے بہت زیادہ لوگ کشتیاں دیکھنے آئے تھے۔ آپ کی کشتی سب سے آخر میں شروع ہوئی۔ جب دونوں طرف سے پہلوان نکلے تو کسی کو بھی اس مقابلے کے متعلق خوش فہمی نہیں تھی۔ پہلوانوں کی زبان میں سیر اور پائو کی کشتی تھی۔ آپ کے ساتھی اور مداح خاموش اور پریشان تھے کشتی شروع ہونے پر بعض عرف بھجّا پہلوان نے کچھ تکبر اور غرور کے کلمات ادا کیے۔ آپ نے اُسے کہا۔ تو کیوں گھبراتا ہے۔ میں نے اپنے ہاتھوں میں تجھے

Marfat.com

گرایا ہوا ہے۔ اس نے پوچھا کس طرح۔ آپ نے خاک کی ایک چٹکی لے کر اس کو پھونک سے اُڑا کر کہا۔ اس طرح۔ وہ غصّہ سے بپھرے ہوئے شیر کی طرح اُچھلا۔ اس نے ایک بچے کی طرح آپ کو اوپر اُٹھا لیا۔ لیکن آپ جب زمین پر آئے تو آپ کا بازو اس کی گردن کے گرد لپٹ گیا۔ اور وہ آپ سے نیچے آ گرا۔ کسی نے دیکھا اور کسی نے نہ دیکھا کہ وہ پہلوان جو چند لمحے پیشتر تکبر و غرور سے بڑبڑا رہا تھا۔ زمین پر گرا پڑا ہے۔ اور شاہ صاحب اس کی چھاتی پر بیٹھے ہیں۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ اگر خیال ہے تو دوبارہ کشتی لڑ لو۔ مگر اس نے اپنی ہار تسلیم کر لی۔ اس کے بعد واپس آ کر آپ نے کشتی لڑنا چھوڑ دیا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ کسی کو گرانے اور شکست دینے کی بجائے اگر انسان اپنے نفس کو شکست دے اور یہ میدان مارے تو دونوں جہان میں اُسے فتح ہی فتح ہے۔ ایک انسان کو گرانے کے لئے جس قدر حیلے اور جتن کرنے پڑتے ہیں اور جس قدر عاجزی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کی جاتی ہے۔ وہی عاجزی اگر اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے محبوب کی محبت میں اختیار کی جائے۔ تو انسان کیا سے کیا ہو جائے!

سخاوت

آپ کی سخاوت اور مہمان نوازی بہت مشہور تھی۔ لنگر میں جو کچھ پکتا۔ آپ سب کے ساتھ مل کر اور صفوں میں بیٹھ کر کھاتے۔ لنگر تقسیم کرنے میں کوئی تفریق و امتیاز نہیں تھا۔ ایک برتن میں دو آدمیوں کے لئے سالن دیا جاتا تھا۔ اگر کسی مسکین یا میلے کچیلے کپڑوں والے کسی غریب کو کوئی ساتھ نہ بٹھاتا تو آپ اس کو اپنے ساتھ بٹھاتے اور خود اس کے ساتھ تناول فرماتے۔ لنگر رات دن

Marfat.com

جاری رہتا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ بھی آتا تھا۔ وہ آپ تقسیم فرما دیتے تھے۔ آپ کسی کو خالی واپس نہیں جانے دیتے تھے۔ حاجت مند آپ کے پاس آتے آپ ان کی معاونت فرماتے۔

بعض دفعہ کوئی آدمی اپنی پردہ داری کے باعث آپ سے عرض کرنے میں پس و پیش کرتا۔ تو بھی آپ کو اس کی ضرورت کا احساس ہوتا تھا۔ اور آپ مجلس سے اُٹھ کر اس کی خدمت علیحدگی میں کرتے۔ تاکہ کسی کو اس کی مجبوری یا حالت کا علم نہ ہو سکے۔ آپ اپنی ذات کے لئے یا اپنی اولاد کے لئے کچھ بھی بچا کر نہیں رکھتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں چاہوں تو سونے کی اینٹوں کے ساتھ محلات تعمیر کر سکتا ہوں۔ لیکن مجھے دنیا کی اس چند روزہ زینت و زیبائش سے قطعاً رغبت نہیں۔

امیر و غریب کے لئے لنگر یکساں تھا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ بخیل کے گھر کا ایک لقمہ کھانے سے ہزار بیماری پیدا ہوتی ہے اور بے ریا کے گھر کا ایک لقمہ کھانے سے ہزار جسمانی اور روحانی بیماری رفع ہوتی ہے۔ لنگر آپ خود تقسیم فرماتے۔ اور بار بار تاکید فرماتے کہ پیٹ بھر کر کھانا۔ جو آدمی یہاں بھوکا رہے گا۔ ہمیشہ بھوکا ہی رہے گا۔ قلب کی صفائی کے لئے لنگر کے ٹکڑوں سے بہتر کوئی نسخہ نہیں۔

گیارھویں شریف

ہر چاند کی گیارھویں شب کو آپ حضور شہنشاہِ بغداد میراں محی الدین غوث الثقلین پیرانِ پیر دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور ہدیۂ عقیدت پیش کرنے کے لئے گیارھویں شریف کا اہتمام فرماتے تھے۔ آپ کو حضور

Marfat.com

غوث پاک سے بے حد محبت و عقیدت تھی۔ آپ فرماتے تھے کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور اس کی عنایات غوثِ پاک کے طفیل ہیں اور انہی کے صدقے میں ہم کھا رہے ہیں۔ اور یہ لنگر غوث پاک ہی کا ہے۔ جس سے ہر آنے والا بھی اور ہم سب فیض یاب ہو رہے ہیں

آپ کا گیارھویں شریف کا لنگر بہت وسیع ہوتا تھا۔ نمازِ مغرب کے بعد ختم خواجگان ہوتا تھا۔ نمازِ عشا کے بعد لنگر تقسیم فرماتے تھے اور یہ کام نصف شب تک جاری رہتا۔ لنگر سے فارغ ہو کر باقی وقت آپ مریدین کے ساتھ گزارتے۔ نعت خوانی ہوتی۔ ذکر اذکار ہوتا۔ آقائے دو عالم حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعریف ذکر۔ اور اولیائے کرام کی حیاتِ پاک کے واقعات۔ اور اہم مسائل پر گفتگو جاری رہتی۔ آپ کو علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ سے بڑی عقیدت تھی۔ آپ ان کا کلام بڑے پیار کے ساتھ خود بھی پڑھتے اور دوسروں سے بھی سنتے۔ آپ جب کبھی لاہور تشریف لے جاتے ڈاکٹر اقبالؒ کے مزار پر ضروری حاضری دیتے۔ اس وقت آپ کی ایک عجیب کیفیت ہوتی۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میں آپ کی آنکھیں تر رہتی تھیں آپ کے دل میں اللہ تعالیٰ نے کوٹ کوٹ کر درد بھرا تھا۔

آپ کے اخلاق کا اندازہ اسی بات سے ہو سکتا ہے کہ جس آدمی نے بھی آپ سے کچھ وقت ملاقات کی یا اُسے کچھ وقت قریب رہنے کا ملا اُسے یہی دعویٰ ہے کہ سرکار کا جتنا میرے ساتھ پیار ہے اس قدر کسی اور کے ساتھ نہیں ہے۔ آپ ہر کسی کو سینے سے لگا کر ملتے۔ جب آپ کسی کو شفقت فرما کر سینے سے لگاتے اس کے سارے دُکھ دور ہو جاتے۔

53099

Marfat.com

اور اس کے دل کی ویران دنیا آباد ہو جاتی آپ بزرگوں کا بہت ادب کرتے تھے۔ سادات عظام میں سے کوئی صاحب تشریف لائیں یا علمائے کرام۔ نعت خوان ہوں یا کوئی بزرگ۔ قرآن پاک کے حافظ صاحبان ہوں یا سکولوں کے اساتذہ۔ آپ اُٹھ کر ملتے اور بڑی محبت سے ملتے تھے اور رخصت کرتے وقت دربار شریف سے باہر گلی تک ملکہ بعض دفعہ سڑک تک ساتھ جاتے تھے۔ اور ان کی خدمت میں کوئی کمی نہیں آنے دیتے تھے۔ آپ بچوں سے بہت شفقت فرماتے تھے۔ جب آپ گلی سے گزرتے تو تمام بچے آپ سے مصافحہ کرتے اور آپ سے لپٹ جاتے۔ آپ اُن سب پر شفقت فرماتے۔ ان کے سر پر ہاتھ پھیرتے اور ان کو پیار کرتے۔

آپ گلی سے گزرتے تو مستورات رستے سے ہٹ جاتی تھیں۔ جو سامنے آتیں وہ سر جھکا کر سلام کرتیں۔ اور آپ ان کو دعا دیتے۔ بہت حیادار تھے۔ آپ کے پاک وصاف کردار کا ایک زمانہ معترف ہے آپ کو غربا و مساکین سے بہت پیار تھا۔ اگرچہ آپ کے پاس بڑے بڑے افسران اور معززین بھی سر نیاز جھکانے آتے تھے۔ لیکن آپ اُن سے رابطہ بڑھانے کی کوشش نہیں کرتے تھے۔

آپ خود بھوکے رہ کر بھی دُوسروں کو کھلاتے۔ آپ نے ساری زندگی کسی سے کوئی تحفہ یا چیز طلب نہیں کی۔ اور نہ ہی دستِ سوال دراز کیا۔ آپ نے مشکل ترین اوقات میں بھی صبر کیا اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی پر اپنے دل کا حال ظاہر نہ ہونے دیا۔ آپ بہت سادگی پسند تھے ایک بار لنگر میں کھیر پکی ہوئی تھی۔ جب کھانے کے لئے آپ نے اجازت فرمائی۔ تو ایک مہمان نے چمچی لانے کے لئے کہا۔ آپ نے ایک

Marfat.com

خادم کو فرمایا کہ بڑ کے درخت کے پتے توڑ لاؤ۔ ان کو دھو کر ان کی چھپیاں بنا کر کھیر کھاؤ۔ چنانچہ آپ نے خود ابتدا فرمائی۔ اور سب لوگ ہنستے بھی جاتے تھے اور کھیر بھی کھاتے جاتے تھے۔

آپ کو اسم ذات سے بہت لگاؤ تھا۔ دن رات آپ اسی شغل میں محو رہتے۔ آپ کے قلب اطہر کی یہ حالت تھی کہ جب کسی کو سینے سے لگاتے تھے تو اُسے آپ کے قلب پاک کی حرکات سے اللہ ھو کی آواز آتی تھی۔

وصال

آغازِ شباب میں آپ کی صحت قابل رشک تھی اور دن رات میں آپ کے دو ہی کام ہوتے تھے۔ نماز و نوافل اور جسمانی محنت لیکن آپ نے کشتی لڑنا چھوڑ دیا۔ تو آپ کو دمہ کی بیماری ہو گئی۔ کچھ عرصہ بعد آپ پر فالج کا حملہ ہوا۔ اس کے علاج کے بعد باقی جسم میں تو کوئی تکلیف نہ رہی۔ لیکن آپ کے گلے کو تکلیف ہو گئی۔ جس سے آپ کی آواز خراب ہو گئی۔ اس کے بعد آپ کو دل کی تکلیف رہنے لگی۔

وصال سے چند ماہ قبل آپ نے ایک نہایت خوب صورت اور اعلیٰ نسل کا دُنبہ خریدا آپ اس کی خود نگہداشت فرماتے اور بہت خوراک دیتے۔ وصال سے چند یوم قبل ایک آدمی نے پوچھا کہ شاہ صاحب یہ دُنبہ قربانی کے لیے ہے۔ آپ نے فرمایا جی ہاں ہے تو قربانی کے لئے۔ لیکن میں اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا۔ میں اس کی خوشبو ہی لونگا۔ جس جگہ آپ کا مزار پاک تعمیر کیا گیا ہے اس جگہ آپ وصال

Marfat.com

سے دو یوم پیشتر کافی دیر کھڑے رہے اور جگہ کو پاؤں کے ساتھ ہموار کرتے رہے۔ جس جگہ آپ کی نمازِ جنازہ ادا کی گئی۔ وہاں تین یوم پیشتر آپ نے اُس زمین کے مالک کو فرمایا۔ کہ اس جگہ کو ہیڑا مار کر اچھی طرح صاف کر دیں۔

وصال سے پیشتر گیارھویں شریف کی شب کو ۱۲ بجے کے قریب ایک ضروری کام کے سلسلے میں آپ کو سرگودھا جانا تھا۔ آپ مُریدین سے ملے اور انہیں مخصوص انداز سے فرمایا۔

"اب میں آپ سے رخصت ہونے والا ہوں۔"

بروز جمعرات ۱۳ فروری ۱۹۶۹ء کو سحری کے قریب آپ کو دل کی تکلیف شروع ہوئی۔ اور خون آنے لگا۔ صبح کے وقت ڈاکٹر صاحب کو بلایا۔ انھوں نے مرض کی۔ شدت کا اندازہ ہونے کے باوجود تسلی و تشفی کے لئے ۔۔بات کا سلسلہ جاری رکھا۔ دن بھر لوگ آپ کی تیمارداری کے لئے آتے رہے۔ آپ ہر ایک پر دستِ شفقت پھیرتے۔ آپ دیکھنے میں بالکل برقرار تھے رات کو دس بجے آپ اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ دوسرے روز بروز جمعہ ۲۷ ذی قعدہ ۱۴ فروری ۱۹۶۹ء کو بعد نماز جمعہ آپ کا جنازہ پڑھا گیا۔ اور نمازِ عصر کے بعد آپ کو اپنے والدِ ماجد کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

سابق صدر محمد ایوب خان مرحوم کے خلاف عوامی تحریک زوروں پر تھی۔ اور اس روز پورے ملک میں بسوں کی مکمل ہڑتال تھی۔ لیکن آمدورفت کے وسائل نہ ہونے کے باوجود پندرہ سولہ ہزار افراد نے آپ کی زیارت کی۔

جن لوگوں کو غسل دینے کا شرف حاصل ہوا ان کے اسماء گرامی

Marfat.com

یہ ہیں :-

۱- حافظ غلام حسین صاحب سیالوی رتوال لوک)

۲- رحمت درزی

۳- میاں سلطان (جنڈانوالہ شریف)

ان حضرات کا کہنا ہے کہ جب وہ آپ کے سینہ پاک پر ہاتھ رکھتے تھے تو آپ کے قلب سے اللہ ہو کی آواز کا احساس ہوتا تھا۔ آپ کے پردہ فرما جانے کے بعد ایسا صاحب خلق۔ دردمند اور سینے سے لگا کر سارے دکھ سمیٹ لینے والا۔ ہر بے کس کی فریاد کو سننے والا۔ اور مخلوقِ خدا کے غم میں اپنی خوشیاں قربان کرنے والا انسان نظر نہیں آسکا۔ جس نے بھی آپ کو ایک بار دیکھا ہے۔ اس کو باقی زندگی میں ایسا انسان نہیں مل سکا۔

آپ نے ساری زندگی اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب پاک کی محبت اور حضور غوث الثقلین کی غلامی میں گذاری۔ آپ کا دربار پُرانوار زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔ دربار عالیہ میں گیارھویں شریف باقاعدگی سے ہر چاند کی گیارھویں رات کو ہوتی ہے۔

جس میں ختمِ خواجگان درود و سلام اور ذکرِ حبیبؐ کی محفلیں ہوتی ہیں۔ اور غربا و مساکین میں لنگر تقسیم ہوتا ہے۔ لنگر بہت وسیع ہوتا ہے۔ اور امیر و غریب کے لئے ایک ہی کھانا ہوتا ہے۔

Marfat.com

اولاد

حضرت پیر سید امداد حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تین صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں ہیں :

صاحبزادگان کے اسماء گرامی

۱۔ صاحبزادہ سید منظور حسین شاہ صاحب
۲۔ صاحبزادہ سید صادق حسین شاہ صاحب
۳۔ صاحبزادہ سید امتیاز حسین شاہ صاحب

دربار عالیہ میں بزرگان کے جو عرس مبارک ہوتے ہیں ان کی مقررہ تاریخیں ذیل میں تحریر کی جاتی ہیں :۔

عرس حضرت سید سید حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۱۴-۱۵ ہاڑ
عرس حضرت سید امداد حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۲ ر۳ پھاگن
یوم وصال حضرت سید امداد حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۲۶ ذیقعد (رات سنگ نمکیسر)
عرس حضرت بی بی صاحبہ معہ جشن معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم (عرس نبی محترم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم)	۲۶ رجب (رمات سنگ نمکیسر)
جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲ ربیع الاول شریف
عرس مبارک حضرت سید گل امام شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۳ شوال
عرس مبارک حضرت سید احمد شاہ صاحب (بھوانج)	۱۱ محرم

ان بابرکت اوقات میں آقائے دوجہاں حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں بزم ذکر حبیب آراستہ کی جاتی ہے۔

Marfat.com

ختم خواجگان ذکر اذکار اور تبلیغ و ہدایت کا سلسلہ جاری رہتا ہے
دربار عالیہ کی طرف سے بچوں کو قرآن پاک حفظ اور ناظرہ
پڑھانے کے لئے درس قرآن نقشبندیہ قادریہ شروع کیا گیا ہے۔

Marfat.com

○

اورادِ معمولہ دربارِ عالیہ جنڈانوالہ شریف

درود شریف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ

سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ

Marfat.com

اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ
سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝

سورۃ فاتحہ

سُوْرَۃ اخلاص

آیۃ الکرسی

اَللّٰہُ اَلْحَسِیْبُ۔ لَطِیْفٌ

یَا مُجِیْبُ السَّمِیْعُ ۔ یَا وَھَابُ ۔ یَا بَارِیُ ۔ یَا قَابِضُ
یَا عَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۔ یَا حَیُّ ۔ یَا قَیُّوْمُ ۔ یَا ذَالْجَلَالِ
وَالْاِکْرَامِ ۔ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ ۔ یَا غَفُوْرُ
یَا رَحِیْمُ ۔ یَا جَوَّادُ ۔ یَا وَدُوْدُ یَا عَطُوْفُ

یَا بَاقِیُ ۔ اَنْتَ الْبَاقِیُ
یَا شَافِیُ ۔ اَنْتَ الشَّافِیُ
یَا کَافِیُ ۔ اَنْتَ الْکَافِیُ
یَا مُعَافِیُ ۔ اَنْتَ الْمُعَافِیُ
یَا ھَادِیُ اَنْتَ الْھَادِیُ

یَا بَاسِطُ ۔ یَا کَبِیْرُ الْمُتَعَالِ
سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبِّ الرَّحِیْمِ
یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ
یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ

Marfat.com

اَنْتَ الْھَادِیْ اَنْتَ الْحَقّ
لَیْسَ الْھَادِیْ اِلَّا ھُوْ

حَقّ اللہ مَوْجُوْد اللہ پاک اللہ بےعَیْب اللہ
مَافِیْ قَلْبِیْ غَیْرَ اللہ نُوْرِ مُحَمَّد صَلِّ عَلٰی
حسنِ کمال رسول اللہ۔ سر پر تاج شفاعت کا
حوراں بن کے بیائیاں سہرا۔ پہنے نبی رسول اللہ

یَا صِدِّیق رضؓ یا عمرؓ۔ یا عُثمانؓ یا حیدرؓ
یَاشیخ سیّد عبد القادر جیلانیؒ
شَیْئاً لِلّٰہِ الْمَدَد
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ صَلٰوۃً
تَکُوْنُ لَنَا اَمَانًا مِّنْ کُلِّ خَوْفٍ

درودِ اکبر

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ——— یَا حَبِیْبَ اللہ
یَا خَلِیْلَ اللہ ۔ یَا صَفِیَّ اللہ ۔ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللہِ
یَا مَکِّیَ اللہ ۔ یَا قُرَشِیَّ اللہ یَا مَدَنِیَّ اللہ
یَا مَنِ اخْتَارَہُ اللہ یَا مَنْ عَظَّمَہُ اللہُ

Marfat.com

یَا خَلِیْفَۃَ اللّٰہ یَا حَضْرَۃَ اللّٰہ یَا صَفْوَۃَ اللّٰہ
یَا حُجَّۃَ اللّٰہ ۔ یَا رَحْمَۃَ اللّٰہ ۔ یَا نُوْرَ اللّٰہ
یَا مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰہ

صَلِّ عَلٰی رَسُوْلِنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ۔صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنَا صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِنَا ۔ صَلِّ عَلٰی طَبِیْبِنَا ۔ صَلِّ عَلٰی حَکِیْمِنَا ۔ صَلِّ عَلٰی کَلِیْمِنَا ۔ صَلِّ عَلٰی عَظِیْمِنَا ۔ صَلِّ عَلٰی رَحِیْمِنَا ۔ صَلِّ عَلٰی کَرِیْمِنَا ۔ صَلِّ عَلٰی بَشِیْرِنَا ۔ صَلِّ عَلٰی نَذِیْرِنَا ۔ صَلِّ عَلٰی مُنِیْرِنَا ۔ صَلِّ عَلٰی رَشِیْدِنَا صَلِّ عَلٰی یٰسِیْنِنَا صَلِّ عَلٰی یَا طٰہٰ نَا ۔ صَلِّ عَلٰی یَا مُزَّمِّلْ نَا ۔ صَلِّ عَلٰی مُدَّثِّرْنَا ۔ صَلِّ عَلٰی یَا نَبِیَّ مُصْطَفٰے ۔ صَلِّ عَلٰی یَا اَحْمَدِ مُجْتَبٰی ۔ صَلِّ عَلٰی یَا فَخْرِ انبیاء ۔ صَلِّ عَلٰی یَا شاہِ لولاک لما ۔ صَلِّ عَلٰی یا شاہِ انبیاء ۔ صَلِّ عَلٰی وَآلِہٖ صَلِّ عَلٰی اَصْحَابِہٖ ۔ صَلِّ عَلٰی اَزْوَاجِہٖ ۔ صَلِّ عَلٰی آبَاءِہٖ ۔ صَلِّ عَلٰی رَسُوْلِنَا ۔

ذکر کلمہ شریف
مراقبہ
سُورۃ فاتحہ ایک بار

دُعَا

بکتابت:
خاکپائے اہل اللہ سید فاضل شاہ انور قلمکار
گجرات

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

77 78 79 80 81 82 83 85 86 50' 87 88

STANICA BANJ BOVAC 8.0 km
ABOVAC 10 km

00

6 7 8 9 10 Kilometers

Miles

4 5 6 7 St Miles

3 4 5 6 N

ETERS

METERS

WORLD GEODETIC SYSTEM 1984
1,000 METER UTM ZONE 34
TRANSVERSE MERCATOR
MEAN SEA LEVEL
WORLD GEODETIC SYSTEM 1984
NIMA 5-99

GRID CONVERGENCE
0 12' (3 MILS)
FOR CENTER OF SHEET

GN

TRUE NORTH

TO ED 50
N

1995
G-M ANGLE
2° (40 MILS)

METER REFERENCE

ZONTAL

METER LINE
ARE IDENTIFICATION

OF THE GRID ZONE DESIGNATION
ZONE DESIGNATION

GRID NORTH

MAGNETIC NORTH

TO CONVERT A
MAGNETIC AZIMUTH
TO A GRID AZIMUTH
ADD G-M ANGLE

TO CONVERT A
GRID AZIMUTH TO A
MAGNETIC AZIMUTH
SUBTRACT G-M ANGLE

THIS MAP IS RED-LIGHT READABLE
AND BLUE GREEN-LIGHT READABLE

E NIMA CUSTOMER HELP DESK 1-800-455-0899
NATIONAL IMAGERY AND MAPPING AGENCY
BETHESDA, MD 20816 5003

Marfat.com

دربارِ عالیہ جنڈوالہ شریف

میں

جو عرس منائے جاتے ہیں اُن کے نام معہ تاریخ

- عرس شریف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بارہ ربیع الاول شریف
  (جشنِ عیدِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم)
- عرس حضرت سید حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۴/۱۵ ہاڑ
- عرس حضرت سید امداد حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۲/۳ پھاگن
- عرس جنابہ حضرت بی بی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا ۲۶ رجب
  معہ جشنِ معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
- یوم وصال حضرت سید امداد حسین شاہ صاحب ۲۶ ذیقعدہ (رات ستائیسویں)
- عرس حضرت سید گل امام شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۳ شوال
- عرس حضرت سید احمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ (بھوانج) ۱۱ محرم

رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین

Marfat.com

دربارِ عالیہ جنڈالوالہ شریف

میں

جو عُرس منائے جاتے ہیں اُن کے نام معہ تاریخ

- عُرس شریف نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بارہ ۱۲ ربیع الاول شریف
(جشنِ عیدِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم)
- عُرس حضرت سید سید حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۴/۱۵ ہاڑ
- عُرس حضرت سید امداد حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۲/۳ پھاگن
- عُرس جنابہ حضرت بی بی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا
معہ جشنِ معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۲۶ رجب
- یوم وصال حضرت سید امداد حسین شاہ صاحب ۲۶ ذیقعدہ (رات ستائیسویں)
- عُرس حضرت سید گل امام شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۳ شوال
- عُرس حضرت سید احمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ (بھوانج) ۱۱ محرم

رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین

Marfat.com

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِيَاۤءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ
(القرآن)

هُم قَوْمٌ لا جلیسهم
(الحدیث)

امداد العارفین

المعروف بہ

تذکرہ امدادیہ

مصنفہ

صاحبزادہ سید منیر حسین شاہ نقشبندی قادری

الناشر
بزم ذکر حبیب جنڈالہ شریف

ملنے کا پتہ

دربارِ عالیہ نقشبندیہ قادریہ جنڈالہ شریف ضلع گجرات

Marfat.com